













# صحافت

## صحافی کی ٹنگری آواز

وفاقی وزیر اطلاعات مریم اورنگزیب نے کہا ہے کہ جب تک صحافی کی آواز ٹنگری ہے، جمہوریت پر حملہ نہیں ہو سکتا، نا انصافی کا دور ختم ہو چکا، اب ملک میں خوشحالی کا سفر شروع ہو گیا ہے، نفرت اور انتشار نہیں اتحاد کی ضرورت ہے۔

پیر حکومت کی جانب سے صحافیوں اور میڈیا ورکرز کی ہیلیٹھ انشورنس کے اعلان پر وفاقی وزیر اطلاعات مریم اورنگزیب کے اعزاز میں استقبال تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے مریم اورنگزیب نے کہا کہ جس طرح صحافیوں نے استقبال کیا الفاظ موجود نہیں ہیں، پی ایف ایف یو ہے، آ آئی یو ہے کو مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ وفاقی وزیر اطلاعات نے کہا کہ نا انصافی کا دور ختم ہو چکا، اب ملک میں خوشحالی کا سفر شروع ہو گیا ہے، نفرت اور انتشار نہیں اتحاد کی ضرورت ہے، اتحادی حکومت نے کسی صحافی پر ظلم اور تشدد نہیں کیا۔ مریم اورنگزیب نے کہا کہ شہباز شریف اپوزیشن میں تھے تو تمام صحافی ہمارے چیئر مین آتے تھے، یہ صحافیوں کا حق تھا، جیسا کہ قانون میں پہلی بار کاؤنسل آف کمپلین بنائی گئی ہے، جس صحافی کو جو شکایت ہو وہ کونسل میں رجسٹر کر سکتا ہے، پریس کلب کی کرسی پر اپنے آپ کو بہادر پاتی ہوں۔ وفاقی وزیر اطلاعات نے کہا کہ ایک وقت تھا پارلیمنٹ کے دروازے صحافیوں کے لیے بند تھے، جب پارلیمنٹ کے دروازے ہم پر بند تھے تو پریس کلب کے دروازے ہم پر کھولے گئے، ایک وقت میں آزادی صحافت پر حملہ باندی تھی، آج تک کسی نے حساس تنصیبات پر حملہ کرنے کی ہمت نہیں کی۔ انہوں نے کہا کہ 4 سال میں میڈیا پر قدم نہیں لگائی گئیں، پی ایف ڈی اے کی صورت میں کالاقانون لانے کی کوشش کی گئی، صحافتی برادری جب سامنے نکلتی ہوئی تو وہ بل نافذ نہ ہو سکا، نواز شریف کے خلاف جب پانامہ کیس کا فیصلہ آیا تو ہم نے کوئی پتہ نہ توڑا، یہاں جی ایچ کیو پر حملے کے شہدیا کی یادگاروں کو روندنا گیا۔ مریم اورنگزیب نے کہا کہ سیکورٹی اینڈ سیٹیٹی آف جرنلسٹس کا بل بھی وزارت کے پاس آچکا ہے، اس بل میں ایکٹیونس اور دوران رپورٹنگ شہید ہونے والے صحافیوں کا ڈیٹھ کلیم بھی شامل ہوگا، میڈیا ورکرز کی کم از کم تنخواہ 35 ہزار روپے کے احکامات متعلقہ فورم پر بھیجے جا چکے ہیں۔ وفاقی وزیر اطلاعات نے کہا کہ 4 سال آپ لوگوں نے سینسرشپ کے خلاف آواز اٹھائی، آپ سب کی جانب سے جمہوریت کا ساتھ دیا گیا، جب تک صحافی کی آواز ٹنگری ہے جمہوریت پر حملہ نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے کہا کہ لاکھ سازشیں ہوں ہزاروں لوگ آجائیں، جس لیڈر کی جڑیں عوام کے ساتھ جڑی ہوں اس کے خلاف کوئی سازش کامیاب نہیں ہو سکتی، اس کی زندہ مثال میں محمد نواز شریف ہیں۔

## پاکستان-عمرانی نشانے پر

بہ امریکی تعارف کا محتاج نہیں کہ 9 مئی کو جوڈیشل واقعات پیش آئے ان کا محرک پاکستان کے سابق وزیر اعظم عمران خان ہی تھے اور ان ہی کے ایما پر پچھلے ایک برس میں ایسا بنایا گیا جس میں ایک ہی شخصیت اور اس کے حواری پاکستان اور پاک فوج کو براہ راست نشانہ بنایا گیا۔ ایسے میں جو صدقہ شہادتیں ملنے لگیں ان کے ساتھ سامنے آ رہے ہیں ان سے اس سارے معاملے کی گتہ پتہ نکالنے کے لیے جھگ ساری دنیا کے سامنے اٹھیں ایسے میں ایک غیر جانبدار ممبر کی رائے درست نظر آتی ہے کہ شاعر

## اصغر علی شاد

کی اور یہ سلسلہ ایک برس جاری رہا۔ ایسے میں بجا طور پر بے پنی کو تقویت ملی جس کے نتیجے میں پاک افواج اور ان ایس ائی کو خوف تحقیر بنانا ہائی میڈیا کا پسندیدہ مشغل بن گیا جس کا فائدہ اٹھاتے ہوئے انہوں نے پاک فوج خصوصاً ان ایس ائی کی تحقیر میں ایسے ایسے من گھڑت افسانے تراشے کہ جن کا تصور خود بھارت کے بعد معاملات کو اس نچ تک پہنچایا بھی جا سکتا ہے انہوں نے اپنی حکومت کے خاتمے کے بعد مسلسل 55 جلے گئے اور وہ ان بلسوں میں توڑتے کے ساتھ ایک ہی بات دہراتے رہے کہ افواج، عہدہ پاکستان اور ان کے خوف کے بت تو ڈر اور میدان عمل میں نکلنا نہ کو انتہائی احترام کی نگاہ سے دیکھتے نکلنا اور خود ڈرنے کی بجائے آگے سے ان کو ڈر اور دوسری جگہ جو چند سال پہلے تک میں ہوا۔ ظاہر یہ بات ہے کہ اس سارے پس منظر میں موصوف پاک فوج اور قومی سلامتی کے ادارے تھے اور پھر اگست 2022 کے پہلے ہفتے میں پاک فوج کی سدرن کمانڈ کے سربراہ لیفٹننٹ جنرل سرفراز اور ان کے ساتھیوں کی شہادت پر پی ٹی آئی کی جانب سے جو عہدہ فریڈ چلائے گئے ان کا تصور بھی کوئی عام نہیں پاکستانی نہیں کر سکتا۔ اس موقع پر پانچاں تنصیب ایئر بیلٹ ویلجے میں شہداء کا مذاق اڑایا گیا۔ علاوہ ازیں اعظم سواتی، شہباز گل وغیرہ نے جو بگ ایئر کنٹیکٹ کی وہی کس سے پوشیدہ نہیں اور اس رکن ملز سے تواب ہر ذی شعور واقف ہو چکا ہے۔ حقوق کی خلاف ورزیوں کے پیچھے پناہ کرنا تمام معاملات کا محرک عمران خان ہی تھا۔ یہ بات بھی نظر دینی چاہیے کہ ارشد شریف کی موت کو جو رنگ دیا گیا اس

9 جون کو قومی اسمبلی میں سالانہ سیمینار برائے 2023-24 پیش کرتے ہوئے وفاقی وزیر خزانہ بیٹیز آئن ڈار نے قوم کو یقین دلایا کہ موجودہ بجٹ اقتصادی صورتحال میں مثبت تبدیلی کا نشانہ بنے گا، یہی نہیں بجٹ سے معاشی اور کاروباری سرگرمیوں کو سپورٹ بھی ملے گی جس کا اثر براہ راست سماجی، عوامی، کاروباری اور معاشرتی زندگی پر پڑے گا۔ وفاقی بجٹ کو سرکار اتحاد عوام دوست اور بزنس فرینڈلی قرار دے رہے ہیں۔ حزب اختلاف کا کہنا ہے کہ بجٹ اعداد و شمار کی جاودہ گری کے سوا کچھ نہیں!! وفاقی بجٹ میں ترقیاتی امور کیلئے 1100 ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔ اس بڑی اور خطرناک سے تعبیر، ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل کے روزگار کے نئے دروازے کھلنے کی نوید سنائی گئی ہے وزیر خزانہ اسحاق ڈار نے 144 ارب روپے کا بجٹ پیش کیا۔ سرکاری ملازمین کی تنخواہوں اور پینشن میں 35 فیصد تک ایڈجسٹمنٹ کی نوید سنائی گئی۔ بجٹ میں نئے ٹیکس لگانے کے گریز کیا گیا ہے جبکہ ترقیاتی منصوبوں کیلئے 11 ارب روپے کی تاریخ رقم مختص کی گئی ہے اور وفاقی اخراجات میں بھی اضافہ کیا گیا ہے۔ وزیر خزانہ کے مطابق اگلے سال ایف بی آر حاصل کا تخمینہ 92 ارب روپے ہے جس میں صوبوں کا حصہ 52 ارب روپے اور وفاقی 39 ارب روپے ہوں گے۔ وفاقی نان ٹیکس محصولات 29 ارب 63 ارب روپے ہوں گے۔ وفاقی حکومت کی کل آمد 68 ارب 87 ارب روپے ہوگی۔ دفاع کے لیے 18 ارب روپے مختص کیے گئے

وٹن عزیز میں گزشتہ چار برسوں سے معیشت، سیاست، صنعت، سرمایہ کاری سمیت دیگر شعبوں میں جو تباہی ہوئی ہے اس کو بھی ٹھیک کرنے میں طویل عرصہ لگے گا۔ جن لوگوں نے ملکی سیاست اور معیشت کا بیڑا غرق کیا اور قوم کو مہنگائی، لاقانونیت اور دیگر سنگین مسائل کے دلدل میں ڈھکیل دیا اب ان میں سے بیشتر لوگ آج ہی سیاسی کشمکش میں سوار ہو رہے ہیں۔ نئی سیاسی جماعت میں شامل ہوتے ہی یہ لوگ خود کو 9 مئی کے سیاہ ترین واقعات سے بری الذمہ قرار دے دیتے ہیں وہ مناظر تاحیات ان کا کچھ نہیں چھوڑیں گے۔ مظاہرہ سنگین ترین جرائم سے بری ہو گئے مگر ان کی وجہ سے ان کے اخلاقیات اور قانون کی دھیماں بکھیرتے ہوئے سرکاری اور فوجی تنصیبات کو آگ لگائی، توڑ پھوڑ کی اور ریاست کی رٹ خلیج کیا وہ اب قانون کے شکنجے میں پھنس چکے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ آگ لگانے اور توڑ پھوڑ کرنے والوں کو باقوت ترین جن جن کے پکڑا جا رہا ہے لیکن جن سیاسی رہنماؤں نے ان کی ذہن سازی کی، جو جانوں کے ذہنوں میں نفرت کے بیج بویے اور اپنے وادوں کو ایسے کرنے پر تیار کیا جس کی ملکی تاریخ میں مثال نہیں ملتی تو گناہگار صرف وہ غریب اور عام ورکر کیوں ٹھہرے؟ اصل منصوبہ ساز اور سیاست کار کیسے ہے گناہ ہو سکتے ہیں؟ کیا ہوا انفرادی کے لیے الگ قانون ہے اور عام شہری کے لیے الگ؟ ایسا دہرا معیار کیوں؟ کیوں محض ایک پریس کانفرنس اور 9 مئی کے واقعات کی معمولی ذمہ داری پر ان بااثر سیاستدانوں کو معاف کر دیا جاتا ہے؟ اگر

بھارت ایک عرصے سے کشمیریوں کو ظلم و ستم کے پہاڑ توڑ رہا ہے۔ کشمیریوں سے آزادی جو کہ بنیادی حق ہے جیتنے کر انہیں صرف پھر اپنا غلام بنانے رکھنے کے شرمناک منصوبے پر عمل پیرا ہے۔ کشمیریوں کی زبردست تحریک آزادی کے ضمن میں کی گئی جدوجہد بھارت کے لئے پریشانی کا باعث بنتی جا رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مقبوضہ وادی پر پتہ جتانے کیلئے مختلف حربے ازمائے جاتے ہیں اور ایک ایسے وقت و وقت میں جب پوری دنیا جان چکی ہے کہ بھارت کشمیریوں کی نسل کشی میں مصروف ہے، بھارتی حکومت اس حقیقت سے قطع نظر اپنے اصل چہرے کو چھپانے کی ناکام کوششوں میں مصروف عمل نظر آتی ہے۔ بھارت کی جانب سے مقبوضہ کشمیر میں منقطع کردہ G-20 اجلاس انتہائی قابل مذمت امر ہے۔ جن ممالک نے اس اجلاس میں شرکت کی، ان کیلئے آغوش کا اظہار کیا جا سکتا ہے۔ مودی سرکار نے کشمیر میں غربت اور بھوک کے جہان ایک طرف پچھلے ممالک کے حوالے سے پاکستان نے بھارت کو مذاکرے کی میز پر لانے کی دعوت دی۔ مگر مودی سرکار کے ظلم و ستم، غیر قانونی قبضے کو حمایت دی تو دوسری طرف رکن ممالک چین، سعودی عرب، مصر، ترکی اور انڈونیشیا نے اجلاس کا بائیکاٹ کیا۔ بھارت مقبوضہ

وفاقی بجٹ: خواب اور حقیقت

کم کر کے 5 فیصد جاری ہے، اس کے علاوہ آئی ٹی کے شعبے میں قرضہ جات کی فراہمی کو ترقی کے لیے بیٹیکوں کو اس شعبے میں 20 فیصد کے رعایتی ٹیکس کا استفادہ حاصل ہوگا، اگلے مالی سال میں 50 ہزار آئی ٹی گریجویٹس کو فنی تربیت دی جائے گی۔ وزیر خزانہ نے بتایا کہ زرعی قرضوں کی حد کو رواں مالی سال میں 1800 ارب روپے سے بڑھا کر 2250 ارب روپے کر دیا گیا ہے۔ بجلی اور ڈیزل کے بل کسان کے سب سے بڑے اخراجات میں شامل ہیں لہذا اگلے مالی سال میں 50,000 زرعی ٹیوب ویلز کو فنی نوآئی پختل کرنے کے لیے 30 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں۔ معیاری بجلی ایچ ای اچھی فصل کی بنیاد ہے ملک میں معیاری بیٹوں کے استعمال کو فروغ دینے کے لیے ان کی درآمد پر تمام ٹیکس اور ڈیوٹی ختم کرنے کی بات بھی کی گئی۔ عجمان پاکستان سوال کرتے ہیں کہ کھراؤنوں نے ترقیاتی امور میں بہت دلچسپی ظاہر کی جو شہر قومی زندگی کو آسپین مہیا کرے گا اس کی طرف سرسری نگاہ ڈالی گئی۔ معیاری بجلی اچھی فصل کی بنیاد ہے ملک میں معیاری بیٹوں کے استعمال کو فروغ دینے کے لیے ان کی درآمد پر تمام ٹیکس اور ڈیوٹی ختم کرنے کی بات بھی کی گئی۔ عجمان پاکستان سوال کرتے ہیں کہ کھراؤنوں نے ترقیاتی امور میں بہت دلچسپی ظاہر کی جو شہر قومی زندگی کو آسپین مہیا کرے گا اس کی طرف سرسری نگاہ ڈالی گئی۔ حکومت تعلیم اور صحت کی سالانہ گرانٹ میں اضافہ کر دیتی ہے تو اس سے دونوں شعبوں کو درپیش مسائل سے نکلنے

حکیم سید محمد محمود دھار پوری

کرب 64 ارب روپے کی گرانٹ مختص کی گئی ہے۔ اگلے مالی سال کے لیے معاشرتی شرح نمو 3.5 فیصد رہنے کا تخمینہ بتایا گیا ہے۔ جبکہ افراط زر کی شرح اندازاً 21 فیصد تک ہوگی۔ بجٹ خسارہ 6.54 فیصد اور Surplus Primary بنی ڈی ٹی کا 0.4 فیصد ہوگا۔ اگلے مالی سال کے لیے برآمدات کا ہدف 30 ارب ڈالر جبکہ تریلیٹ زر کا ہدف 33 ارب ڈالر ہے۔ بجٹ تجاویز میں کہا گیا ہے کہ قانونی طریقے سے درآمد کو فروغ دینے کے لیے ان کی مراعات دی گئیں۔ بجٹ دستاویز میں کہا گیا ہے کہ نان فاکٹر افرادی جانب سے بینک سے رقم نکالنے کو دستاویزی اور ان کی ٹرانزیکشن کے اخراجات بڑھانے کیلئے 50 ہزار روپے سے زائد کی رقم نکالنے پر 300 فیصد کی شرح سے ٹیکس عائد کیا جا رہا ہے۔ اسلام آباد کی حدود میں آئی ٹی سروس پریزنٹنگ کی موجودہ شرح 15 فیصد سے

## معاشی استحکام کا خواب کب پورا ہوگا؟

عوام کے سامنے اچھا ہے۔ مہنگائی، بے روزگاری، غربت، سرمایہ کاری، ایپورٹ اور ایکسپورٹ کا جو حال ہے لگتا نہیں ہے کہ یہ پاکستان کی رپورٹ ہے۔ لیکن حقیقت یہی ہے کہ سرمایہ دہل اور انتشار کے باعث ہم آگے جانے کے بجائے پیچھے جا رہے ہیں۔ ائی ایم ایف بیلگ میلنگ پر بھی ہم پر اعتبار کرنے کو تیار نہیں جس کی وجہ سے معیشت مزید پستی میں جا رہی ہے۔ ملک کا خزانہ خالی ہے اور ملک کے اخراجات اتنے ہیں کہ حساب لگانا بھی مشکل ہو رہا ہے۔ یہ صورتحال سیاسی لڑائی اور نفرتوں کو ختم کرنے کا تقاضا کر رہی ہے۔ اگر اب بھی دیکھی گئی تو حالات بد سے بدتر ہوتے چلیں گے اور ایکشن میں جیتنے والی حکومت کے لیے اڈوہا کی طرح اخراجات منہ کھولے ہوں گے لیکن اس وقت کی حکومت کے پاس کچھ نہیں ہوگا۔ اتحادی حکومت آئی ایم ایف پروگرام کے بغیر ڈانوں ڈول معیشت کو سہارا دینے کے لیے اقدامات کر رہی ہے لیکن حالات اتنے برے ہیں کہ ایک زخم زخم جاتے ہے تو دوسرے لگتا ہے۔ حکومت لوگوں کو ذرائع آمدن ظاہر کیے بغیر بیرون ملک سے 1 لاکھ ڈالر تک لائے کی اجازت دینے جا رہی ہے جس سے امید ہے کہ اگلے مالی سال میں ڈالر کی قلت کا مسئلہ کسی حد تک حل ہو سکے گا۔ اگرچہ وزیر خزانہ اسحاق ڈار نے قوم کو امید دلانی ہے کہ استحکام کا سفر شروع ہو چکا ہے جس سے شرح نمو بڑھے گی مگر ایک بات تو واضح ہے کہ جب تک ملک میں سیاسی استحکام نہیں آئے گا معاشی استحکام کا خواب بھی پورا نہیں ہوگا۔

## کشمیریوں پر ظلم و ستم کے پہاڑ

کشمیریوں کو ظلم و ستم ڈھانے ہوئے اپنا غلام بنا کر رکھنے گا تو انہوں کی جنت میں رہتا ہے۔ بھارتی ظلم کا شکار کشمیری ہیں۔ لیکن بھارت سرکار کا اصل ہدف مسلمان لوگ چاہیے سے گھوٹے ہیں۔ اپنا مرضی سے زندگی نہیں گزار سکتے۔ اس سلسلے میں بھارتی مسلموں کو کچھ نہیں اربا کہ وہ کونے درے کے شہری ہیں؟ بھارت کو چاہئے کہ اقوام متحدہ کے کمیشن آف انکوائز کی اتفاق کرے۔ عالمی میڈیا اپنا اہم کردار ادا کرے، دنیا کے سامنے بھارت کے اصل چہرے کو بے نقاب کرے اور بھارت مقبوضہ وادی تک میڈیا کو رسائی دے۔ اس ضمن میں اگر جائزہ لیا جائے تو G-20، اجلاس بھارت کے لئے ایک بہت بڑا چھکا ہے۔ جن ممالک نے بھارتی دعوت ٹھکرادی، مودی سرکار کے لئے شرمندگی اور حقیقت جاننے اور سمجھنے کا نادر موقع ہے۔ انسانی حقوق کی تنظیم اس امر کا جائزہ لیں گے۔ بھارت زبردستی ایک زمین پر قابض ہے۔ گھر گھر تلاشی اور اور گرفتاریوں کی اربوں کی ماؤں کی گودیں اجاڑ دیں گی۔ خون خیموں کے ساتھ جبراً جرمی کی گئی، پوری وادی میں کرفیو نافذ ہے۔ رحبت رہنماؤں کو غائب کر دیا گیا ہے۔ یا پابند سلاسل ہیں۔ اور انہیں طبی سہولیات بھی فراہم نہیں کی جا رہی ہے۔

انصاف میں تاخیر انصاف سے انکار

ہم مدد ملتی ہے۔ یہ درست ہے کہ قیام پاکستان کے بعد اب تک ایمان اقتدار میں آنے والوں نے دونوں شعبوں کو اپنی ترجیح میں شامل نہیں کیا، تعلیم اور صحت کے شعبوں کی ترقی اور ہوتا تو انج پاکستان میں ہپتالوں اور طبی مراکز کی یہ صورتحال نہ ہوتی، اسلام آباد کی آبادی 25 لاکھ سے تجاوز ہے۔ وفاقی دار الحکومت کے بے مثال شہریوں کیلئے صرف دو ہپتال (بکس اور پولی کلینک) ہیں۔ کیا 25 لاکھ آبادی کے حامل شہر کو دو ہپتال ہی سہولت دے سکتے ہیں۔ راولپنڈی کی آبادی اسلام آباد سے کئی گنا زیادہ ہے۔ یہاں 10 ہپتالوں کی ضرورت ہے کیا چار پانچ ہپتال شہریوں کی ضرورت اور خدمت کیلئے کافی ہیں؟ ہمارے وزیر اعظم میاں شہباز شریف اور وزیر خزانہ بیٹیز آئن ڈار اس کے نفاذ سے قبل تعلیم اور صحت کی گرانٹ میں دونوں کی ضرورتوں کے مطابق اضافہ کرادیں، ایسا ہوگا تو انسانی ترقی کا خواب پورا ہوگا۔ میں دوسرے اعظم سے انتہا 1 کروں گا کہ رواں ماہ کو آسپین مہیا کرے گا اس کی طرف سرسری نگاہ ڈالی گئی۔ معیاری بجلی اچھی فصل کی بنیاد ہے ملک میں معیاری بیٹوں کے استعمال کو فروغ دینے کے لیے ان کی درآمد پر تمام ٹیکس اور ڈیوٹی ختم کرنے کی بات بھی کی گئی۔ عجمان پاکستان سوال کرتے ہیں کہ کھراؤنوں نے ترقیاتی امور میں بہت دلچسپی ظاہر کی جو شہر قومی زندگی کو آسپین مہیا کرے گا اس کی طرف سرسری نگاہ ڈالی گئی۔ حکومت تعلیم اور صحت کی سالانہ گرانٹ میں اضافہ کر دیتی ہے تو اس سے دونوں شعبوں کو درپیش مسائل سے نکلنے

بیرسٹرن حسن رشید صدیقی

اسے تیسرے کے طریقوں اور نفاذ کو ذہن کرنے کی ضرورت ہوتی ہے اور وفاقی کے عدالتوں کے عدالتی جائزے کو سختی سے محدود کیا جاتا ہے۔ پچھلے 100 سال میں، ایک مضبوط وفاقی کی پالیسی ابھری ہے، اور تجارتی، صافین، اور یہاں تک کہ پیٹرو اور ان کیلئے کے تنازعات میں وفاقی عام ہو گئی ہے۔ حالانکہ کچھ لوگ یہ استدلال کریں گے کہ وفاقی روایتی قانونی چارہ جوئی سے مشابہت رکھتی ہے، جس سے کچھ وقت ضائع ہوتا ہے اور لائٹ کی ملکہ اور بین الاقوامی وفاقی ایوارڈز سے متعلق معاملے کو لاپرواہی سے نشا جاتا ہے اور اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ سرمایہ کار ان ممالک میں بھروسہ اور سرمایہ کاری نہیں کر رہے ہیں جہاں عدالتیں وفاقی کی وجود میں آئی۔ تیسری دنیا میں خاندانوں میں تنازعات کے حل کے لیے وفاقی کا کچھ بہت پرانا ہے اور زیادہ تر لوگ اپنے مسائل کو خاندانی سربراہوں/باہر ت سرپرستی میں اندرونی طور پر حل کرنے کی کوشش کرتے ہیں، اس قسم کی وفاقی قدیم زمانے سے ہوتی ہے اور سماجی وادی وجہ سے فریقین کو پابند کرتی ہے، زیادہ تر دہکی علاقوں میں لوگ اپنے تنازعات کو حل کرنے کے لیے عدالتوں میں جاتے ہیں۔ پچھلے ہیں اور لوگ اپنے زیادہ تر مسائل کو مقامی طور پر حل کرتے ہیں، دوسری بات یہ ہے کہ وہ اپنے مسائل کو عوام میں نہیں لانا چاہتے/پرائیویسی کے لیے اور ان لوگوں کی شہولت کے لیے جن میں وہ مسائل کو حل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ نائیک مرد یا خاندان کے عمائدین کے سامنے اجتماعی طور پر قرارداد پر آتے ہیں، جیسا کہ خاندان یا مقامی نائیک مرد کی طرف سے اعلان کیا جاتا ہے کہ یہ دونوں فریقین کے لیے پابند ہے۔ 2۔ تیسری دنیا میں، وفاقی کا قانون باقاعدہ

## پاکستان کی معیشت اور بجٹ 2023

حکومت پاکستان نے بجٹ پیش کر دیا ہے۔ معاشی عوام اور کاروباری شخصیات کا ملا جلا ردعمل سامنے آیا۔ لیکن درست سمت میں گامزن کر سکتے ہیں۔ تمام ایک بولڈرز اپنی صفوں میں حساب سے کسی حد تک متوازن بجٹ ہے۔ ملک کے معاشی حالات کی ابتری سے سب واقف ہیں۔ گزشتہ کچھ عرصے سے جاری سیاسی عدم استحکام بھی اپنے عروج پر ہے جس کے اثرات براہ راست معیشت پر پڑ رہے ہیں۔ معاملات کے حل کے لیے کیوں نہ ہونے کی وجہ سے مسائل کی سنگیناں بڑھتی جا رہی ہیں۔ ملک پہلے ہی ترقی کے خلیں روٹھو اور اس سمت میں

مغربیت سے ہم درازما ہے اس جنگ میں پاک افواج اور ملکی سیکورٹی اداروں نے بھرپور قربانیاں دے کر ملکی مفادات اور سلامتی کا تحفظ یقینی بنایا ہے۔ پاکستانی عوام اس وقت ہنگامہ اور غربت کی چکی میں بری طرح سے پس کر رہ گئی ہے۔ معیشت کی بد حالی کے برے اثرات زندگی کے ہر شعبہ زندگی پر پڑ رہے ہیں ایسے حالات میں بجٹ میں عوام کے لیے کسی حد تک ریلیف اطمینان کا باعث تو ہے لیکن اس بجٹ کے باوجود بھی مشکلات بہت زیادہ ہیں۔ پاکستان کی کمزور معیشت کی ان تمام مسائل اور چیلنجز کو حل کرنے کے لیے حکومت اور ہمارے ہر شہری کو اپنا کردار ادا کرے۔ قوموں پر مشکل حالات آتے ہیں اور ان حالات سے قومیں ابھر کر طاقتور بنتی ہیں شرط یہ ہے کہ قوم اور ملک سے غلٹھی ہوتی چاہیے۔ عدم برداشت مزہبی منافرت لاسایت اور علاقہ منافرتوں سے خود بھی بچیں اور قوم میں ملک سے محبت اور اپنے اداروں کی مضبوطی کی شعوری آگاہی کو پروان چڑھانا ہوگا۔ دشمن کی سازشوں کا ایک قوم بن کر مقابلہ کریں اور ہماری بھارتی افواج جو معیشت کی ان تمام مسائل اور چیلنجز کو حل کرنے کے لیے اپنی ہماری ہمت اور اس جنگ میں ملک اور قوم کے لیے قابل تحسین رہیں۔ ہمارے ادارے ہمارے فخر ہیں انکی مضبوطی پاکستان کی مضبوطی ہے

ادارے کا کالم نگاروں (مضمون نگاروں کی ذاتی مندرجات سے متفق ہونا ضروری نہیں) ادارہ















